وطن اقامت کن چیزوں سے باطل ہوتا ہے؟

مجیب: ابوصدیق محمد ابوبکر عطاری

مصدق: مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: 108

تاریخ اجراء: 12 شوال المکرم 1442ھ/24 مئی 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید ایک شہر میں ملازمت کرتا ہے، جس میں اس نے اپنا گھر بھی لیا ہوا ہے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی لے کر جاتا اور رہتا ہے، لیکن اس شہر میں اس کا مستقل رہنے کا ذہن نہیں، جب تک ملازمت ہے تب تک وہاں آنا جانا ہو گا ملازمت ختم ہو گئی تو وہاں نہیں رہے گا۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ وہ شہر زید کے آبائی دیہات (جہاں سے ترک وطن کے ارادے سے دوسری جگہ نہیں گیا) سے 92 کلومیٹر سے زیادہ فاصلے پر ہے، تو کیا یہ اس شہر میں قصر کرے گا یا وہ شہر اس کا وطن اصلی بن چکا؟ اور کیا آبائی دیہات ابھی بھی اس کا وطن اصلی ہے؟ یہاں جب آتا ہے تو یہاں قصر کرے گا یا پوری پڑھے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جس شہر میں زید ملازمت کر رہا ہے وہ اس کے لئے وطن اصلی نہیں ہے، وہاں جب بھی جائے اور پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ نہ ہو، تو قصر کرے گا، البتہ جب پندرہ دن وہاں رہنے کی نیت ہو گی، تو وہ وطن اقامت ہو گا اور زید پوری نماز پڑھے گا اور وطن اقامت سفر شرعی، اور دوسری جگہ وطن اقامت بنانے اور وطن اصلی سے باطل ہو جاتا ہے، لہٰذا وہ وطن اقامت تب تک کے لئے ہی ہو گا جب تک اسے باطل کرنے والی کوئی صورت نہیں پائی جاتی۔

اور زید کا آبائی دیہات ابھی بھی اس کے لئے وطن اصلی ہے، یہاں جب بھی آئے گا، پوری نماز پڑھے گا، کیونکہ وطن اصلی کو باطل کرنے والی کوئی صورت نہیں پائی گی، دوسری جگہ گھر لینے اور اسے وطن اقامت بنانے سے وطن اصلی باطل نہیں ہوتا، وطن اصلی باطل تب ہوتا ہے، جبکہ کوئی شخص پہلی جگہ سے ترکِ وطن کا ارادہ کرکے اہل وعیال

کے ساتھ دوسری جگہ منتقل ہو جائے (یعنی وطن بنالے) تو پہلی جگہ اس کے لئے وطن اصلی نہیں رہتی اگرچہ اس میں مکان وزمین باقی ہو۔

سیدی اعلی حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”جبکہ وہ دوسری جگہ نہ اس کا مولد ہے نہ وہاں اس نے شادی کی نہ اسے اپنا وطن بنالیا یعنی یہ عزم نہ کر لیا کہ اب یہیں رہوں گا اور یہاں کی سکونت نہ چھوڑوں گا، بلکہ وہاں کا قیام صرف عارضی بربنائے تعلق تجارت یا نوکری ہے، تو وہ جگہ وطن اصلی نہ ہوئی اگرچہ وہاں بضرورت معلومہ قیام زیادہ اگرچہ وہاں برائے چندے یا تا حاجت اقامت بعض یا کل اہل وعیال کو بھی لے جائے کہ بہر حال یہ قیام بیک وجہ خاص سے ہے نہ مستقل و مستقر، تو جب وہاں سفر سے آئے گا جب تک ۱۵ دن کی نیت نہ کرے گا قصر ہی پڑھے گا کہ وطن اقامت سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 271، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وطن اصلی اپنی مثل وطن ہی سے باطل ہوتا ہے یہ مسئلہ کئی متون، شروح اور فتاویٰ میں مذکور ہے، اختصاراً چند ایک حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

چنانچہ تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(الوطن الأصلي يبطل بمثله) إذا لم يبق له بالأول أهل، فلو بقي لم يبطل بل يتم فيهما (لا غيرو) يبطل (وطن الإقامة بمثله و) بالوطن (الأصلي و) بإنشاء (السفر) والأصل أن الشيء يبطل بمثله، وبما فوقه لا بما دونه۔ ملخصاً“ یعنی وطن اصلی اپنے مثل وطن کے ذریعے باطل ہو جائے گا، جبکہ پہلی جگہ میں اس کے اہل وعیال باقی نہ رہیں، پس اگر پہلی جگہ اہل وعیال باقی ہوں، تو وطن باطل نہیں ہو گا، بلکہ دونوں جگہ پوری نماز پڑھے گا۔ اپنی مثل کے علاوہ کسی اور سے وطنِ اصلی باطل نہیں ہوتا اور وطن اقامت اپنی مثل سے، وطن اصلی سے اور سفر کرنے سے باطل ہو جاتا ہے اور اصول ان میں یہ ہے کہ چیز اپنی مثل سے اور اپنے سے اوپر کی چیز سے باطل ہوتی ہے اپنے سے کم شے سے باطل نہیں ہوتی۔ (تنویر الابصار و در مختار، جلد 2، صفحہ 739۔741، مطبوعہ کوئٹہ)

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: ”(قوله يبطل بمثله) سواء كان بينهما مسيرة سفر أولاً، ولا خلاف في ذلك كما في المحيط۔ قهستاني، وقيد بقوله بمثله لأنه لو انتقل منه قاصدا غيره ثم بدا له أن يتوطن في مكان آخر فمر بالأول أتم لأنه لم يتوطن غيره نهر“ یعنی وطن اصلی اپنے مثل وطن کے ذریعے باطل ہو جائے گا، خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو اور اس مسئلے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، جیسا کہ

محیط میں ہے قہستانی۔ ماتن نے "بمثلہ" کی قید لگائی، کیونکہ اگر کوئی دوسری جگہ جانے کے ارادے سے منتقل ہوا، پھر اس کے لیے ظاہر ہوا کہ وہ کسی اور جگہ وطن بنائے، پھر وہ پہلی جگہ سے گزرا تو پوری نماز پڑھے گا، کیونکہ اس نے ابھی اس کے علاوہ جگہ کو وطن نہیں بنایا۔ نہر الفائق۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ 739، مطبوعہ کوئٹہ)

بحر الرائق میں ہے:"(قوله و يبطل الوطن الأصلي بمثله لا السفر و وطن الإقامة بمثله والسفر والأصلي)، لأن الشيء يبطل بما هو مثله لا بما هو دونه فلا يصلح مبطلا له۔۔۔ وقيد بقوله بمثله، لأنه لو باع داره ونقل عياله وخرج يريد أن يتوطن بلدة أخرى ثم بدا له أن لا يتوطن ما قصده أولا ويتوطن بلدة غيرها فمر ببلده الأول فإنه يصلي أربعا، لأنه لم يتوطن غيره" یعنی (ماتن صاحبِ کنز نے کہا: وطن اصلی اپنے مثل وطن کے ذریعے باطل ہوگا، سفر سے باطل نہیں ہوگا اور وطن اقامت اپنی مثل سے، سفر سے اور وطن اصلی سے باطل ہو جاتا ہے) کیونکہ کوئی چیز اپنی مثل سے ہی باطل ہوتی ہے، اپنے سے کم چیز سے باطل نہیں ہوتی کہ کم چیز اسے باطل کرنے کی صلاحیت ہی نہیں رکھتی۔ اور ماتن نے "بمثلہ" (یعنی اسی کی مثل وطن کے ذریعے) کی قید لگائی، کیونکہ اگر کسی نے اپنا گھر بیچ دیا اور اپنے عیال کو منتقل کیا اور یہ ارادہ کر کے نکلا کہ دوسرے شہر کو وطن بنائے گا، پھر اس کے لیے ظاہر ہوا کہ پہلے جس جگہ وطن بنانے کا قصد کیا تھا، وہاں وطن نہیں بنائے گا، بلکہ اس کے علاوہ دوسرے شہر میں وطن بنائے گا، پھر وہ اپنے پہلے شہر سے گزرا تو وہ پوری نماز پڑھے گا، کیونکہ ابھی اس نے اس کے علاوہ کوئی اور وطن نہیں بنایا۔ (البحر الرائق، جلد2، صفحہ 239، مطبوعہ کوئٹہ)

فتح القدیر میں ہے:" والأصلي لا ينتقض إلا بالانتقال عنه واستيطان آخر كما قلنا لا بالسفر ولا بوطن الإقامة" یعنی وطن اصلی دوسری جگہ منتقل ہونے اور دوسری جگہ کو وطن بنا لینے سے ہی ٹوٹے گا، جیسا کہ ہم نے کہا سفر اور وطن اقامت کے ساتھ نہیں ٹوٹے گا۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ 739، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں شرح منیہ سے منقول ہے:"لو كان له أهل ببلدتين فأيتهما دخلها صار مقيما، فإن ماتت زوجته في إحداهما وبقي له فيها دور وعقار قيل لا يبقى وطنا له إذ المعتبر الأهل دون الدار۔۔۔ وقيل تبقى" اگر کسی شخص کے گھر والے دو شہروں میں ہوں تو دونوں میں سے جس میں بھی داخل ہوگا مقیم ہو جائے گا اگر ایک میں اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا اور اس شہر میں اس کا مکان اور زمین باقی ہے، تو ایک قول یہ ہے کہ وہ اس کے لئے وطن نہیں رہا کہ اعتبار مکان کا نہیں، اہل کا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ وطن رہے گا۔ (ردالمحتار، جلد2، صفحہ 739، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار کی مذکورہ عبارت کے جز" وقیل تبقی" کے تحت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن جد الممتار میں فرماتے ہیں:" والیہ اشار محمد فی الکتاب کذا فی الزاھدی ھندیہ أقول: یظھر للعبد الضعیف أن نقل الأھل والمتاع یکون علی وجھین: أحدھما: أن ینقل علی عزم ترك التوطن ھاھنا، والآخر: لا علی ذلك، فعلی الأول لا یبقی الوطن وطنا وإن بقي له فیه دور وعقار، وعلی الثاني یبقی فلیکن المحمل للقولین، وبمثل ھذا یجری الکلام فی موت الزوجة فافھم "یعنی (وطن رہے گا) اسی طرف امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب میں اشارہ فرمایا ہے، جیسا کہ زاہدی میں ہے، عالمگیری۔ میں کہتا ہوں ضعیف بندے کے لیے یہ ظاہر ہوا کہ اہل و متاع کو نقل کرنے کی دو صورتیں ہوں گی: (1) اس نے وہاں سے ترک وطن کے ارادے پر اہل و متاع کو منتقل کیا (2) ترک وطن کا ارادہ نہیں ہے۔ پس پہلی صورت میں وطن وطنِ اصلی نہیں رہے گا اگرچہ اس میں گھر اور زمین باقی ہو اور دوسری صورت میں وطن اصلی باقی رہے گا۔ پس چاہیے کہ دونوں اقوال کے لیے ایک محمل ہو، اور اسی کی مثل کلام بیوی کی موت میں جاری ہو گا پس تو سمجھ جا۔ (جدالممتار، جلد 03، صفحہ 572، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net